روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲ | اتوار ۱۹۔رجب ۱۴۱۴ھ '۲۔ صلح ۱۳۷۳ھش' ۲۔جنوری ۱۹۹۴ء

ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کا اثر قبول کریں

قرآن کریم کی محض تلاوت کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کا اثر قبول کریں۔ یہ کوئی جادو یا ٹونہ نہیں ہے کہ آپ نے اس کی تلاوت کی اور اس کا فائدہ آپ کو پہنچ گیا۔ گو قرآن کریم سراپا برکت ہے اس کے پڑھنے سے کچھ نہ کچھ تو برکت مل جائے گی اس سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن وہ برکت نہیں ملے گی جس کے لئے قرآن کریم کا نزول ہوا تھا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے' اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا۔ بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا' تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد — اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے' اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لاانتہا فضل و برکات ہیں' مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ محبت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۴)

دعوت الی اللہ اور خطبات

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ہر شخص کے حالات دیکھ کر اس کے مطابق رفتہ رفتہ سلوک ہونا چاہئے۔ بہت سے ایسے احمدی ہیں جنہوں نے مجھے بتایا کہ ہم نے دعوت الی اللہ سے پہلے آپ کے خطبات سنانا شروع کئے۔ اور وہ خطبات سنائے جن میں براہ راست کوئی دعوت الی اللہ نہیں ہے۔ تربیت کے مضمون سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ عبادت کے مضمون سے۔ گلف کے مضمون سے۔ وغیرہ وغیرہ اور ان کو سننے کے بعد سننے والے کے دل میں خود ایک طلب پیدا ہوئی اور انہوں نے ہم سے مطالبے شروع کئے کہ اور۔ ہم نے ان کو لٹریچر دینا شروع کیا ایک پٹھان دوست جو آزاد علاقے کے رہنے والے ہیں۔ وہ اس وقت جمعہ میں میرے سامنے موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے خود بتایا کہ میرے دل میں احمدیت کی وجہ خطبات تھے۔ مجھے ایک احمدی دوست ایک دفعہ بیت الفضل پہنچا گیا یہ دکھانے کے لئے کہ دیکھو تو سہی ہم کیسے "عبادت" پڑھتے ہیں خطبہ کیسا ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر ایسا شوق پیدا ہوا کہ ہر خطبہ میں یہیں آکر سنتا ہوں اور ہر جمعہ یہیں ادا کرتا ہوں۔ اور ان کو سننے کے بعد کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ میرے دل میں یہ بات میخ

باقی صفحہ ۷ پر

شکریہ احباب

○ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (ہمشیرہ سیدہ حضرت مہر آپا صاحبہ) رقم فرماتی ہیں کہ میرے میاں۔ میاں شریف احمد صاحب (ابن حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب) کی وفات پر اندرون و بیرون ملک بذریعہ تار' خطوط فون اور بذات خود تشریف لا کر جس طرح محبت و ہمدردی کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا اور کر رہے ہیں میں ان تمام بزرگان' عزیزان' بہنوں اور بھائیوں کی دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ خدا تعالیٰ ہی انہیں بڑھ چڑھ کر اجر لامحدود دونوں جہانوں میں عطا فرمائے اور اپنے افضال و انعامات سے نوازتا رہے۔ فرداً فرداً سب کو جواب دینے کا مصمم ارادہ تھا۔ لیکن دیرینہ اعصابی تکالیف کے باعث بیماری کا شدید حملہ ہوا ہے۔ اب ایسا کرنے سے قاصر ہوں۔ میری سب کی خدمت میں نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے معجزانہ طور پر مکمل شفا عطا فرمائے۔ اور معذور زندگی سے بچالے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب ایڈووکیٹ لودھراں ابن مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۳۶۶ W.B ضلع لودھراں جلسہ سالانہ کے لئے ۲۲۔ دسمبر کو قادیان گئے تھے۔ ۲۸ دسمبر ۹۳ء کو ان کی وفات ہو گئی۔ (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) ان کی عمر ۴۴ سال تھی۔ آپ مکرم چوہدری انور حسن صاحب (وفات یافتہ) سابق نائب وکیل التصنیف اور مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ کے بھائی تھے۔ ۲۹۔ دسمبر کو ان کا جنازہ شام کو

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲ / صلح ۱۳۷۳ ہش ۲ / جنوری ۱۹۹۴ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں :

۱۔ صرف انسان کی فطرت میں ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے۔ اور یہ صفت انسان میں ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ بہائم میں تعلیم کا مادہ نہیں ہوتا۔

۲۔ نادان انسان سمجھتا ہے کہ دنیا بہت دیر رہنے کی جگہ ہے۔ میں پھر نیکی کرلوں گا اس واسطے غلطی کرتا ہے اور عارف سمجھتا ہے کہ آج کا دن جو ہے یہ غنیمت ہے۔ خدا معلوم کل زندگی ہے کہ نہیں۔

۳۔ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ کسی کے دل میں ایمان کی حقیقی جڑ لگادے اور پھر اسے اس کے ثمرات کھلادے یا کسی کو اس کی بدی کی وجہ سے قہر کی آگ سے ہلاک کرے۔ پس دعا ہی کرنی چاہئے تا اس کی توفیق شامل انسان ہو۔

۴۔ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے۔ اور اس کا بعد اور دوری بھی لمبی۔

۵۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کا سچا ہے وہ بڑا رحیم و کریم اور ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے مگر وہ دغاباز کو بھی خوب جانتا ہے۔

۶۔ خدا تعالیٰ کی نظر انسان کے دل پر پڑتی ہے۔ پس رب سے اقرار سچا کرلو اور دل کو اس اقرار میں زبان کے ساتھ شریک کرلو کہ جب تک قبر میں جاویں ہر قسم کے گناہ سے شرک وغیرہ سے بچیں گے۔

۷۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا پکا اور سچا اور پورا ہے۔

۸۔ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم ہو اور کاربند بھی ہو جاوے۔

۹۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں عبادت ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ۔ اور اعمال صالحہ کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو۔ تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس کے پھل کھاؤ۔

۱۰۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

میں نے ماضی میں جھانک کر دیکھا
کچھ ستارے چمک رہے تھے وہاں
کون جانے کہ کیا ہے مستقبل
روشنی ہے کہ ظلمتوں کا جہاں

ابوالاقبال

عجب انداز ہے میرے تخیّل کی رسائی کا
مجھے احساس ہوتا ہی نہیں ان کی جدائی کا

زباں جن کی ہم آہنگِ نوائے دل نہیں ہوتی
ڈھنڈورا پیٹتے پھرتے ہیں اپنی پارسائی کا

مرے سر تھونپ دی وہ بات جو میں کہہ نہیں سکتا
کہے تو کیا کہے کوئی عدو کی اس ہوائی کا

اسیران رہ مولا تو تیری راہ میں خوش ہیں
ہمارے واسطے ارشاد کر ان کی رہائی کا

تہِ دل سے دعا دیتا ہوں ان کی بدزبانی پر
سکوتِ لب سے ملتا ہے جواب انکو' دہائی کا

بُتوں سے بھی بہت کمتر نظر آئے زمانے کو
انا کے بل پہ جنکو زعم تھا اپنی خدائی کا

ترا نقشِ کفِ پا بھی سفر کا اک سلیقہ ہے
اسی سے تو یقیں ملتا ہے منزل آشنائی کا

نہ ہو پائی ہمیں پہچان اپنے بھی تشخص کی
گلہ کس سے کریں ہم آپ کی بے اعتنائی کا

خلا میں گھورتے رہنے سے بھی تو کچھ نہیں بنتا
زمیں ہی کیوں نہ ہو مرکز مری نغمہ سرائی کا

نسیم اپنی کہانی در کہانی بھول جاؤ تم
کوئی قصہ سناؤ دوستوں کی پارسائی کا

نسیم سیفی

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

فرماتا ہے۔

(تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرانے والا ہو) میں لیکون میں چونکہ ضمیر تو ظاہر کی گئی ہے لیکن اس کا فاعل ظاہر نہیں کیا گیا۔ اس لئے ضمیر سے پہلے جتنی چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان سب کی طرف اس کی ضمیر پھر سکتی ہے۔ لیکون سے پہلے اللہ تعالیٰ کا بھی ذکر ہے۔ جیسے کہ فرمایا (برکت والا ہے وہ) اور قرآن کریم کا بھی ذکر ہے۔ جیسا کہ فرمایا (اس نے فرقان اتارا) پھر رسول کریم ﷺ کا بھی ذکر ہے جیسا کہ فرمایا (اپنے بندے پر) پس چونکہ ضمیر سے پہلے ان تینوں وجودوں کا ذکر ہے۔ اس لئے ان تینوں کی طرف لیکون کی ضمیر پھر سکتی ہے۔ اور معنے یہ بنتے ہیں کہ اس نے یہ فرقان اس لئے نازل کیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کا نذیر بن جائے یا قرآن کریم سارا دنیا کا نذیر بن جائے۔ یا رسول کریم ﷺ ساری دنیا کے نذیر بن جائیں اور چونکہ ان میں سے کوئی معنے بھی اس جگہ متعذر نہیں اس لئے یہ تینوں معنے ہی یہاں چسپاں ہو سکتے ہیں

قرآن کریم کی یہ خوبی ہے کہ وہ کئی مقامات پر صرف ضمائر سے کام لیتا ہے اور اس طرح ایک وسیع مضمون کو چند الفاظ میں بیان کر دیتا ہے۔ اگر یہاں (تاکہ اللہ تمام جہانوں کے لئے نذیر ہوتا) تو دو تہائی مضمون ضائع ہو جاتا اور ایک تہائی مضمون رہ جاتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ فرماتا (تاکہ فرقان جہانوں کے لئے ڈرانے والا ہو) تو پھر بھی دو تہائی مضمون ضائع ہو جاتا اور ایک تہائی مضمون رہ جاتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ (تاکہ اس کا بندہ تمام جہانوں کے لئے ڈرانے والا ہو) فرماتا تو بھی دو تہائی مضمون ضائع ہو جاتا۔ اور ایک تہائی مضمون رہ جاتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ یہ فرماتا (کہ تاکہ اللہ اور فرقان اور اس کا رسول دنیا کے لئے ڈرانے والے ہوتے) تو اس طرح عبارت میں طوالت پیدا ہو جاتی اور پھر اگر یہی طریق ہر جگہ اختیار کیا جاتا تو قرآن کریم موجودہ حجم سے کئی گنا بڑا ہو جاتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ضمائر اور مصادر کو لا کر مضمون کی وسعت کو بھی برقرار رکھا ہے اور کلام میں اختصار بھی پیدا کر دیا ہے۔ ان ضمائر کو مدنظر رکھتے ہوئے (تاکہ جہانوں کے لئے وہ ڈرانے والا ہو) میں پہلا مضمون یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ چونکہ ساری دنیا کا خدا ہے اس لئے ضروری تھا کہ اس کی مشیت ساری دنیا کے لئے ہو۔ اور وہ ساری دنیا کے لئے ہدایت اور رشد کا سامان پیدا کرے۔ رسول کریم ﷺ سے پہلے دنیا میں مختلف علاقوں کی طرف علیحدہ علیحدہ انبیاء مبعوث ہوتے تھے اور چونکہ ان کی تعلیم میں خاص خاص قوموں کو مخاطب کیا جاتا تھا اس لئے جہاں ان قوموں نے اس تعلیم کی رہنمائی میں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کیا وہاں ان میں آہستہ آہستہ یہ خیال بھی پیدا ہو گیا کہ خدا تعالیٰ صرف ہمارا ہی خدا ہے۔ دوسری قوموں کا نہیں۔ ہاں قرآن کریم نے بائبل کو اس الزام سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ سورہ شعراء میں جہاں موسیٰؑ اور فرعون کا ذکر آتا ہے وہاں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے یہی کہا کہ فرعون کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ ہم رب العالمین خدا کے فرستادہ ہیں۔ جو تمہاری اصلاح کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اس پر فرعون نے سوال کیا کہ یہ رب العالمین کون ہے۔ جس کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا تم دعویٰ کر رہے ہو۔ حضرت موسیٰ نے کہا رب العالمین خدا وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان پایا جاتا ہے ان سب کا رب ہے۔ بشرطیکہ تم اس پر ایمان اور یقین پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی زبان سے رب العالمین کے الفاظ ہی نکلوائے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ یہی تعلیم دیتے تھے کہ خدا صرف بنی اسرائیل کا خدا نہیں بلکہ ساری دنیا کا خدا ہے مگر افسوس کہ باوجود اس کے کہ قرآن کریم نے یہ نکتہ بیان کر دیا تھا پھر بھی یہودیوں اور عیسائیوں نے خدا تعالیٰ کو رب العالمین قرار نہیں دیا۔ بلکہ مخصوص قوموں کا رب قرار دے دیا۔ چنانچہ بائبل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بار بار اسرائیل کا خدا کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جو بتاتے ہیں کہ یہودیوں کے دل و دماغ پر یہی خیال غالب رہا کہ وہ خدا جسے بائبل پیش کرتی ہے کسی اور قوم کا خدا نہیں۔ بلکہ صرف بنی اسرائیل کا خدا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

"خداوند اسرائیل کا خدا مبارک ہو جس نے تجھے آج کے دن مجھ سے ملنے کو بھیجا۔ (سموئیل باب ۲۵ آیت ۳۲)

"خداوند اسرائیل کا خدا مبارک ہو جس نے ایک وارث بخشا کہ وہ میری ہی آنکھوں کے دیکھتے ہوئے آج میرے تخت پر بیٹھے۔ (نمبر ایک سلاطین باب ۱ آیت ۴۸)

"خداوند اسرائیل کا خدا ازل سے ابد تک مبارک ہو"۔ (ایک تواریخ باب ۱۶ آیت ۳۶)

"خداوند اسرائیل کا خدا مبارک ہو جس نے اپنے منہ سے میرے باپ داؤد سے کلام کیا" (۲ تواریخ ۶/۴)

خداوند اسرائیل کا خدا مبارک ہو (زبور ۷۲/۱۸)

غرض بائبل صرف بنی اسرائیل کے خدا کو پیش کرتی ہے لیکن قرآن کریم پڑھ کر دیکھ لو۔ اس میں ہر جگہ یہی لکھا ہوا نظر آئے گا کہ میں ساری دنیا کا خدا ہوں۔ میں جن و انس کا خدا ہوں۔ اور میں تمام مخلوق کا رب ہوں۔ خواہ کوئی مسلمان ہو یا ہندو یا عیسائی ہو یا یہودی وغیرہ ہو۔ اس تعلیم کو پڑھ کر ایک یہودی کا دل بھی یہ محسوس کرنے لگے گا کہ اس کلام کا اتارنے والا خدا اسی طرح میرا خدا ہے جس طرح وہ مسلمانوں کا خدا ہے۔ اگر ایک عیسائی قرآن کریم پڑھے گا تو اس کا دل بھی یہی محسوس کرے گا کہ قرآن کریم کو بھیجنے والا خدا اسی طرح میرا خدا ہے جس طرح وہ ایک مسلمان کا خدا ہے۔ اگر ایک ہندو قرآن کریم کو پڑھے گا تو اس کا دل بھی یہ محسوس کرے گا۔ کہ اس کتاب کو بھیجنے والا خدا اسی طرح میرا خدا ہے جس طرح ایک مسلمان کا خدا ہے۔ لیکن یہ بات کسی اور کتاب میں نظر نہیں آتی۔

اسی طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یہ خیال کر لینا کہ اللہ تعالیٰ صرف مسلمانوں کی مدد کرتا ہے غلط ہے۔ بلکہ وہ اس قوم کی بھی مدد کرتا ہے اور اس قوم کی بھی مدد کرتا ہے یعنی ساری اقوام کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کی رحمت کسی خاص قوم سے مخصوص نہیں بلکہ خواہ کوئی مومن ہو یا غیر مومن جو بھی اللہ تعالیٰ کے قوانین پر عمل کر کے ان سے فائدہ اٹھائے گا۔ ترقی کر جائے گا۔ چنانچہ دنیا میں ہمیں عملی رنگ میں یہی نظر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا فضل دینوی فوائد اور ترقیات کے رنگ میں عیسائیوں کو بھی پہنچ رہا ہے ہندوؤں کو بھی پہنچ رہا ہے بدھوں کو بھی پہنچ رہا ہے پارسیوں کو بھی پہنچ رہا ہے یہودیوں کو بھی پہنچ رہا ہے اور مسلمانوں کو بھی پہنچ رہا ہے۔ ہاں روحانی فیضان صرف اس قوم کو ملتا ہے جو روحانی طور پر اللہ تعالیٰ سے منسلک ہوتی ہے لیکن دینوی کوشش جو بھی کرے۔ اس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ خواہ وہ مومن ہو یا غیر مومن اس کے لئے مذہب اور ایمان کوئی شرط نہیں۔ اسی طرح ویدوں کو پڑھا جائے تو ان کے مطالعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نازل کرنے والا خدا صرف ہندو قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسری قوموں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ وید کے ماننے والوں میں تو ویدوں کو اس حد تک ہندوستان کی اونچی ذاتوں کے ساتھ مخصوص کیا گیا تھا کہ منو جو تمام ہندو قوم آریہ اور سناتن دھرم کا تسلیم شدہ شارع قانون ہے لکھتا ہے کہ "شودر اگر وید کو سن لے تو راجا سیسہ اور لاکھ سے اس کے کان بھر دے۔ وید منتروں کا اچارن (تلاوت) کرنے پر اس کی زبان کٹوا دے۔ اور اگر وید کو پڑھ لے تو اس کا جسم ہی کاٹ دے۔" (گوتم سمرتی ادھیائے ۱۲)

اسی طرح خود وید میں غیر قوموں کے لئے جو تعلیم موجود ہے وہ نہایت ہی خطرناک ہے۔ رگ وید میں ویدک دھرم کے مخالفین کو کتا قرار دیتے ہوئے یہ بددعا کی گئی ہے کہ "اے آگ دیوتا تو ان برے کتوں یعنی مخالفین کو دور لے جا کر باندھ دے۔"

اتھر وید میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ غیر ویدک دھرمی لوگوں کو جکڑ کر ان کے گھروں کو لوٹ لینا چاہئے۔ لکھا ہے کہ اے ویدک دھرمی لوگو تم چیتے جیسے بن کر اپنے مخالفین کو پھاڑ دو اور پھر ان کے کھانے تک کی چیزیں زبردستی اٹھا لو (اتھر وید کانڈ ۴ سوکت ۲۲ منتر ۷)

اسی طرح وید میں چاند سورج آگ پانی اور اندر سے یہاں تک کہ گھاس سے بھی یہ دعائیں کی گئی ہیں کہ غیر ویدک دھرمی لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

اے آگ تو ہمارے مخالفوں کو جلا کر راکھ کر دے۔ (یجروید)

اے اندر تو ہمارے مخالفوں کو چیر پھاڑ ڈال اور جو ہم سے نفرت رکھتے ہیں انہیں تتر بتر کر دے۔ (سام وید پارٹ ۲ کانڈ ۹ سوکت ۲ منتر ۹)

اے مخالفو تم سر کٹے ہوئے سانپوں کی طرح بے سر اور اوندھے ہو جاؤ اس کے

باقی صفحہ ۶ پر

نسیم ناہید ساہی

نرالا بیوپاری

نسیم ناہید ساہی اپنی کتاب دوشیزہ نیل میں کہتی ہیں :-

نرالا بیوپاری پڑھنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اولؓ اور عثمانؓ کے دلوں میں مخلوق خدا کی تکلیف پر جو بے چینی اور بے کلی موجزن ہوئی وہ بے مثال تھی۔ دونوں کے سینہ میں خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ تاہم دونوں جذبوں میں فرق تھا۔ ایک کے دل میں حاکم وقت ہونے کی حیثیت سے اللہ کی اپنی رعایا اور اپنے ماتحتوں سے سلوک کے متعلق بازپرس کے نتیجہ میں بے چینی تھی اور دوسرے غنی اور دولت مند ہوتے ہوئے غرباء پروری اور غربا کی خبر گیری کرنے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے کے متعلق پوچھ گچھ کا ڈر۔ اس لئے دونوں ہی خوف خدا خشیت الٰہی کی وجہ سے پارے کی طرح مضطرب تھے۔ کیونکہ دونوں ہی اللہ اور اس کے رسول کے احکامات سے بخوبی واقف تھے۔ یعنی دونوں خلفاء کو ارشاد خداوندی جو حاکم وقت کو عوام اور رعایا کی خیر خواہی نرمی' شفقت علیٰ خلق اللہ کے احکام' اور اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں کتنا اور کیسے خرچ کرنا ہے جو قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں ہے۔ ان کے متعلق بخوبی علم تھا۔

اس لئے وہ ان احکامات سے کس طرح منہ موڑ سکتے تھے۔ جبکہ وہ فنافی اللہ اور فنافی الرسول تھے۔ آؤ ہم بھی دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے متعلق قرآن میں کیا احکامات درج ہیں۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے متعلق قرآن کریم میں جابجا آیا ہے لیکن زیادہ تر سورہ بقرہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ ارشاد باری ہیں۔

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کے اس فعل کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیاں اگائے۔ اور ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جسے چاہے اس سے بھی بڑھا چڑھا کر دیتا ہے۔

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ کسی رنگ میں احسان جتاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں ان کے رب کے پاس ان کے اعمال کا بدلہ محفوظ ہے۔ اور نہ تو انہیں کسی قسم کا خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اسی طرح اسی سورۃ میں ہی ہے کہ اے ایمان دارو تم نے اپنے صدقات کو احسان جتانے اور تکلیف دینے کے فعل سے اس شخص کی طرح ضائع کردیا جو لوگوں کو دکھانے کے لئے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا کیونکہ اس کی حالت تو اس پتھر کی مشابہ ہے جس پر مٹی پڑی ہو۔ اور اس پر تیز بارش ہو اور وہ مٹی دھل کر صاف پتھر ہو جائے۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جو کچھ کماتے ہیں اس کا کوئی حصہ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا۔ اور اللہ اس قسم کے کافروں کو کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا۔

اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی حالت اس باغ کے مشابہ ہے جو اونچی جگہ پر ہو۔ اور اس پر تیز بارش ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دوچند لایا ہو۔ اور اس پر زور کی بارش نہ پڑے تو تھوڑی سی بارش ہی اس کے لئے کافی ہو جائے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

حضرت عثمانؓ کا یہ کہنا کہ میں یہ اناج اسے دوں گا جو مجھے زیادہ نفع دے گا اور مفت تقسیم کر کے یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ اس کے عوض انہیں ستر گنا نفع دے گا محض اس لئے تھا کہ وہ لوگوں پر احسان نہیں جتانا چاہتے تھے۔ انہوں نے لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ وہ اپنے فائدہ کے لئے مفت دے رہے ہیں تاکہ لینے والے اونچی گردن کر کے وقار کے ساتھ لیں۔ اور احساس کمتری میں مبتلا نہ ہوں۔ حالانکہ حقیقت میں ان کی مدد کر رہے تھے۔ ان کی تکلیف پر وہ بے چین وبے قرار تھے۔ وہ ان کی تکلیف دور کر رہے تھے۔

اس کہانی سے ہمیں بہت سے سبق ملتے ہیں۔ اللہ کے وجود پر کامل یقین اور خدا پر بھروسہ اور توکل' ایثار' ماتحتوں سے حسن سلوک' بے مثال عدل و انصاف' غرباء پروری' حاکم وقت کی رعایا کی خبر گیری اور ان کے دکھ سکھ پر نظر' اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خوشنودی کی خاطر خرچ کرنے کا جذبہ' حرص و طمع سے گریز' عاجزی اور انکساری' اپنی ضرورت سے بڑھ کر دوسروں کی ضرورت کا خیال' رنگ' قوم' نسل کی تفریق کو مٹا کر اپنی رعایا سے منصفانہ سلوک' مذہبی رواداری' سب سے بڑھ کر خشیت الٰہی اور تعلق باللہ' اور اللہ کے حضور خشوع و خضوع سے دعائیں' شرک' توہمات سے پرہیز اور بھی اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق ہم بہت سے نتائج اخذ کر کے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام باتوں پر صدق دل اور خلوص نیت سے عمل کرکے نیکی سعادت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شیخ عبدالقادر

ملک عرب کا تعارف

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مزید کہتے ہیں :-

حضرت ابراہیمؑ جب چوتھی دفعہ مکہ میں تشریف لائے تو خانہ کعبہ جس کے نشانات مرور زمانہ کی وجہ سے مٹ چکے تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس کی جگہ کا علم پا کر نئے سرے سے اس کی تعمیر شروع کی۔ چنانچہ سر ولیم میور ایک عیسائی مورخ لکھتا ہے کہ زبانی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ قدیم ترین زمانہ سے خانہ کعبہ کا حج عرب کے تمام اطراف کے لوگ کرتے رہے ہیں۔ اس قدر عام طور پر سارے ملک کے اندر اس عزت کا حاصل ہونا یقیناً ایک ایسے قدیم زمانہ سے ہونا چاہئے۔ جس کے پرے کوئی زمانہ تجویز نہیں ہو سکتا۔

غرض خدا کے اس مقدس گھر کی تیاری کے لئے بیٹا پتھر لا لا کر دیتا تھا اور باپ عمارت کھڑی کرتا جاتا تھا۔ اور جب دیواریں کچھ اونچی ہو گئیں تو حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کے ایک کونہ میں ایک خاص پتھر اس لئے نصب کیا کہ نا طواف کرنے والوں کے لئے اس بات کا نشان ہو کہ وہ بیت اللہ کا طواف یہاں سے شروع کیا کریں۔ قرآن شریف میں اس تعمیر کا ذکر آتا ہے۔ بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے فائدہ کی غرض سے خدا کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ وہی ہے جو وادی مکہ میں ہے۔ جو برکت دیا گیا ہے۔ اور ہدایت کا باعث بننے والا ہے۔ سارے جہان کے لئے۔ اور یاد کر جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اس وقت وہ اللہ سے دعائیں کرتے تھے کہ اے ہمارے رب تو ہماری طرف سے اس خدمت کو قبول کر بے شک تو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور اے رب ہمارے! تو ہم دونوں کو اپنے فرمانبردار بندے بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک فرمانبردار جماعت پیدا کر اور ہم کو عبادت اور حج کے طریقے بتا اور ہماری طرف رجوع برحمت ہو بے شک تو رحمت کے ساتھ رجوع کرنے والا ہے۔ اور بہت مہربان ہے۔ اے ہمارے رب تو مبعوث کیجیو ان میں اپنا ایک رسول انہی میں سے جو تیری آیات ان کو سنائے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے۔ اور ان کو پاک وصاف کرے۔ بے شک تو غالب اور حکیم ہے۔

آنحضرت ﷺ اس دعا کو مد نظر رکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ میں ابراہیمؑ کی دعا کا ثمرہ ہوں۔

خانہ کعبہ کی تعمیر جب مکمل ہو چکی تو حضرت ابراہیمؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا۔ "میرے اس گھر کو طواف کرنے والے اور قیام کرنے والے اور رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے پاک وصاف رکھ اور اعلان کر لوگوں میں کہ وہ اس کے حج کے لئے آئیں۔ وہ آئیں گے تیرے پاس پیدل چل کر اور دبلی پتلی (یعنی لمبے لمبے سفر کرنے والی) اونٹنیوں پر سوار ہو کر جو ہر دور دراز رستے سے آئیں گی۔ یہ اعلان بیت اللہ کا مرکز بننے کی ایک زبردست پیش گوئی تھی جو آج تک ہر سال حج کے دنوں میں تازہ ہو کر خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت بن رہی ہے۔

اعلان دار القضاء

(مکرمہ نسیم اختر صاحب بابت ترکہ مکرم کیپٹن ڈاکٹر عبدالسلام سہیل صاحب)

مکرم کیپٹن ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سہیل آف نائیجیریا ساکن ۲۶/۲۴ ڈیفینس سوسائٹی فیز ۷ کراچی کے ورثاء نے اطلاع دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا پلاٹ ۱/۷ جو محلہ دار العلوم غربی ربوہ میں موجود ہے ان کی بیٹی محترمہ ڈاکٹر سیما سہیل صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ درخواست کے مطابق سب ورثاء اس امر پر متفق ہیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترمہ رعنا سہیل صاحبہ (بیٹی)
۳۔ محترمہ ڈاکٹر سیما سہیل صاحبہ (بیٹی)
۴۔ محترمہ عائشہ سہیل صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات

نون سین

پاکستان کا بہادرانہ فیصلہ

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے صومالیہ سے امریکی فوجیں عنقریب واپس چلی جائیں گی اور اسی طرح جرمنی نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنی فوجوں واپس بلا لے۔ امریکہ کی فوجیں تو ۳۱۔ مارچ تک واپس چلی جائیں گی اور خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی کی فوجیں شائد اس سے بھی پہلے صومالیہ سے نکل جائیں لیکن پاکستان نے صومالیہ میں امن قائم کرنے کے لئے اپنے مزید فوجی دستے بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ البتہ پاکستان نے اقوام متحدہ سے یہ کہا ہے کہ پاکستانی فوجی دستوں کو پورا ساز و سامان ملنا چاہئے۔ ان کی ہر جنگی ضرورت پوری کی جانی چاہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہوں تو وہ جنگی دستے اور سامان نہ ہونے کی وجہ سے عوام الناس کی طرح ان پر حملے کئے جائیں۔ یہ بات سفیر جمشید مارکر نے گزشتہ جمعرات کے روز بتائی۔ یہ فیصلہ اس وقت کیا گیا جب پتہ چلا کہ اب بعض دیگر ممالک کے فوجی دستے وہاں سے واپس جانے کی تیاری کرنے لگے ہیں۔ جرمنی "اٹلی" اور ترکی نے اپنے اپنے فیصلے کا اعلان کر دیا ہے کہ وہ اپنے فوجی دستوں کو صومالیہ سے واپس بلا رہے ہیں سفیر جمشید مارکر نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان نے ۲ بٹالین یعنی ۲۵۰۰ کی فوجی نفری وہاں بھیجنے کا فیصلہ کر کے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے کردار کو عالمی طور پر امن قائم رکھنے کے لئے مضبوط سے مضبوط تر کرنا چاہتے ہیں۔ سفیر موصوف نے کہا یہ ہمارا اجتماعی دفاع کے متعلق نظریہ ہے۔ ہم اس کے متعلق صرف بات نہیں کرتے بلکہ عمل بھی کر کے دکھاتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ان فوجی دستوں کے بھیجے جانے کے سلسلے میں پاکستان نے جو اقوام متحدہ سے ساز و سامان مانگا ہے اقوام متحدہ کے ایک سینئر افسر نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ یہ معاملہ اقوام متحدہ کے زیر غور ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ جو ساز و سامان امریکی وہاں چھوڑ آئیں گے وہ پاکستانیوں کو مل جائے گا۔ سفارت کاروں نے کہا ہے کہ پاکستان کا یہ فیصلہ بہت حوصلہ مندانہ ہے۔ اور چونکہ اس سے پہلے کچھ پاکستانی وہاں موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان نے نہایت بہادرانہ جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اس سے قبل پاکستان کے پانچ ہزار فوجی افراد صومالیہ میں موجود ہیں اور جب یہ ۲۵۰۰ وہاں پہنچ جائیں گے تو امریکیوں کے علاوہ تمام ملکوں کے فوجی دستوں سے پاکستانی فوجیوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔

☆☆☆☆☆

آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ

سوویٹ یونین کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد نئی قائم ہونے والی ریاستوں کی دولت مشترکہ نے کہا ہے کہ وہ صدر بورس یلسن کی حمایت کرتی ہیں ان ریاستوں نے صدر روس کی سیاسی پالیسیوں کو بہتر سمجھتے ہوئے ان کی حمایت کے ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ البتہ انہوں نے روس کی اقلیتوں کے خصوصی درجے کے قیام کی مخالفت کی ہے۔ اس دولت مشترکہ کی باقی بارہ آزاد ریاستوں نے ترکمانستان میں ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں اور کہا ہے کہ یہ دولت مشترکہ اقتصادی حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گی۔ ۱۲ دسمبر کو جو انتخابات کے ذریعے قومی جذبات کا اظہار ہوا وہ انہیں پسند آیا ہے روس میں اقلیتوں کی تعداد تقریباً ڈھائی کروڑ ہے جو ان ریاستوں میں رہائش پذیر ہیں اور یہ ایک ایسی بات ہے جس نے انتخابات کے دوران خاصا کردار ادا کیا ہے ایک روسی لیڈر نے اس منشور پر انتخاب جیتا ہے کہ وہ سوویٹ یونین کی الگ ہو جانے والی ریاستوں کو دوبارہ اکٹھا کر کے سوویٹ یونین میں شامل کرے گا۔ اگرچہ اب ایسا کرنا ممکن نظر نہیں آتا کیونکہ جب تک یہ ریاستیں سوویٹ یونین کے ساتھ تھیں سوویٹ یونین کی طاقت انہیں اپنے ماتحت رکھنے میں کامیاب تھی لیکن اب انہوں نے آزاد ہو کر یہ فیصلے کر لئے ہیں کہ دولت مشترکہ تو چلے گی لیکن اس صورت میں یہ بھی اکٹھے نہیں ہوں گے کہ پھر روس کے ساتھ مل کر سوویٹ یونین کی شکل پیدا ہو جائے گی۔

☆☆☆☆☆

یوسف رضا گیلانی / دورہ آسٹریلیا

قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ آسٹریلیا پاکستان کی اقتصادی مدد کرے گا اور اسی طرح پاکستانی اقتصادیات کو بہتر بنانے میں ہر ممکن مدد دے گا۔ سپیکر موصوف نے حزب اختلاف کے قومی اسمبلی میں کردار کو سراہا۔ دورے سے واپس آنے کے بعد اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں جمہوریت کا ابھی آغاز ہی ہوا ہے اور اقتدار میں شراکت کی بجائے انتقال اقتدار کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ گزشتہ کئی سالوں میں حزب اختلاف کا کردار یہ رہا ہے کہ وہ اپنے مطالبات کو سختی سے منوانا چاہتی تھی۔ اب بیداری پیدا ہوئی ہے اور زیادہ تعلیم یافتہ لوگ سیاسی میدان میں آ رہے ہیں جس کی وجہ سے حزب اختلاف کا کردار بھی بہتر ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب پاکستان میں پارلیمانی صورت بہتر ہو رہی ہے۔ قومی اسمبلی میں جو کمیٹیاں بنتی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا میں جو انتظام ہے وہ بہت موثر ہے اور ہم نے اس انتظام کے متعلق خوب اچھی طرح پڑتال کی ہے۔ آسٹریلیا کے دورے کے متعلق انہوں نے کہا کہ انہیں انتخابات سے تسلی ہوئی ہے۔ اور انہوں نے اس بات کو سراہا ہے کہ انتقال اقتدار نہایت امن و امان کی فضا میں ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس دورے سے ہمیں اس بات کا بھی موقعہ ملا ہے کہ کشمیر میں انسانی حقوق کی جو خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں ان کے متعلق آسٹریلیا کی پارلیمنٹ کے اراکین کو پوری طرح مطلع کیا جائے۔ وہاں کی پارلیمنٹ کو بتایا گیا کہ ہندوستان کس طرح توسیع پسندی کی سکیم پر عمل کر رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

تیسری دنیا کی سائنس چوٹی کانفرنس

بتایا گیا ہے کہ پاکستان تیسری دنیا کی چوٹی سائنس کانفرنس کے اسلام آباد میں انعقاد کے لئے تیاری کر رہا ہے۔ یہ کانفرنس اگلے سال اپریل کے مہینے میں ہونا قرار پائی ہے کہا جاتا ہے کہ پچاس ملکوں کو دعوت دی جائے گی کہ ان کے سربراہ یا ان کے نمائندے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائیں اگرچہ ابھی تک تاریخ کا فیصلہ تو نہیں ہوا کہ کب یہ کانفرنس منعقد کی جائے گی لیکن بہر حال اس سلسلے میں حکومت پاکستان ضروری تیاری میں مصروف ہے۔ بنیادی طور پر اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے مارچ کا مہینہ مقرر کیا گیا تھا کہ لاہور میں یہ کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ لیکن اب کہا جاتا ہے کہ حفاظتی مسائل کے پیش نظر اور اسی طرح بعض دوسری وجوہ کی بناء پر یہ کانفرنس اسلام آباد میں منعقد ہوگی۔ تیسری دنیا کے ممالک میں ۲۰ مرکز چنے جائیں گے جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے سلسلے میں کام کیا جائے گا۔ اور کوشش یہ کی جائے گی۔ کہ اگلی صدی میں داخل ہونے کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی سے لوگوں کو بہتر آگاہی دی جائے۔ جس ملک میں یہ چوٹی کانفرنس ہوتی ہے۔ اسے عالمی نیٹ ورک کا صدر مرکز سمجھا جائے گا۔ اگر پاکستان میں یہ چوٹی کانفرنس نہ ہو سکی تو پھر کسی اور ملک کا انتخاب کیا جائے گا۔ ایسی چوٹی کانفرنس کے لئے ۱۹۹۰ء میں مس بے نظیر بھٹو نے بنیادی خیال مہیا کیا تھا اس وقت محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم تھیں۔ ان کے بعد میاں نواز شریف نے اس بات کا عہد کیا کہ وہ اس چوٹی کانفرنس کا انعقاد کرائیں گے اور اس کے لئے بیس لاکھ امریکی ڈالر بھی مخصوص کرائے گئے۔ پروفیسر عبد السلام جو عالمی طور پر بہت بڑے سائنس دان مانے جاتے ہیں اور جنہوں نے نوبل انعام حاصل کیا ہوا ہے نے حال ہی میں وزیر اعظم کو لکھا ہے کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اس کانفرنس کو پاکستان میں منعقد کرائیں۔

☆☆☆☆☆

بوسنیا / جنگ بندی کی خلاف ورزیاں

اگرچہ بوسنیا میں کرسمس کے ایام کے لئے جنگ بندی کا معاہدہ ہو گیا تھا۔ لیکن بتایا گیا ہے کہ کسی دھڑے نے بھی جنگ بندی کے معاہدے پر عمل نہیں کیا۔ اور مختلف علاقوں میں لڑائی ہوتی رہی ہے۔ بوسنیائی مسلمان فوجوں نے ان سربوں کے ساتھ لڑائی کی جنہوں نے سارایوو کا محاصرہ کر رکھا ہے اور کروٹس کے خلاف فتح حاصل کرتے ہوئے زمین کے بعض حصے اپنے قبضے میں لے لئے۔ بوسنیا کے مسلمانوں کے ریڈیو نے کہا کہ وہ فوج جو مسلمانوں کی طرف سے لڑ رہی ہے اس نے پچاس افراد کو ہلاک کر دیا اور چار بوسنیا کے کروٹ حراست میں لے لئے یہ سب فوجی تھے۔ اور یہ لڑائی ویٹیز کے ارد گرد ہوئی جو وسطی بوسنیا میں واقع ہے۔ ریڈیو نے یہ بھی بتایا کہ ۲۴ گھنٹوں میں ۲۲ مسلمان مارے گئے اور ساٹھ سے زیادہ زخمی ہوئے۔ تین برطانوی افراد جو اقوام متحدہ کی

باقی صفحہ ۶ پر

یادرفتگان

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی

بشیر احمد سیالکوٹی

میرے چھوٹے بھائی چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مورخہ ۹۳-۱۱-۱۷ کو صبح چار بجے اپنے بیٹوں کے پاس لاہور میں رحلت فرما گئے۔ (ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) آپ ۱۹۲۴ء کو موضع چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے اور مجھ سے چھ سال چھوٹے تھے۔ ہم ۱۹۳۰ء کے قریب موضع مذکور سے قادیان آ گئے تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے چھوٹے صاحبزادگان کے کلاس فیلو تھے اور نہایت ذہین اور ہوشیار طالب علم تھے۔ کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں بھی زیر تعلیم رہے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد قادیان میں دفتر الفضل میں ملازم ہو گئے اس کے بعد تقسیم ملک کا سانحہ پیش آیا آپ الفضل کے ساتھ ہی لاہور آ گئے۔ لاہور آکر سی ایم اے میں ملازم ہو گئے اور پوری ملازمت کرنے کے بعد اسی محکمہ سے ریٹائر ہو کر باعزت پنشن پائی۔ اور ریٹائرمنٹ کے بعد وقف میں شامل ہو گئے اور وکالت مال تحریک جدید میں تاحین حیات کام کرتے رہے۔ حساب و کتاب اور آڈٹ کے حسابات میں بہت ماہر تھے۔

آپ کے چھ لڑکے ہیں جو تمام کے تمام سوائے ایک کے شادی شدہ اور برسر روزگار ہیں سب سے بڑا لڑکا حنیف احمد محمود دارالذکر لاہور میں مربی ہے۔ تین لڑکے ایم ایس سی کر کے ٹیچنگ کا کام لاہور میں سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک لڑکا ڈاکٹر ہے۔ اس کی اہلیہ بھی ڈاکٹر ہے۔ دونوں میاں بیوی نے مل کر لاہور میں ہی بیدیاں روڈ پر اپنا ہسپتال قائم کیا ہے۔ جس کا نام اپنی والدہ کے نام پر مریم ہسپتال رکھا ہے۔ تمام بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ایک لڑکا نصرت جہاں سکیم کے ماتحت وقف کر کے افریقن ممالک میں ٹیچنگ کا کام بھی کرتا رہا ہے۔ اور ڈاکٹر بھی وقف کر کے تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں کچھ عرصہ کام کر کے حال ہی میں واپس آیا ہے۔ تمام بچوں کو آپ نے اعلیٰ تعلیم دلوائی اور اپنی زندگی میں بچوں کی شادیاں کر کے اور برسر روزگار دیکھ کر آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل کی۔ آپ موصی تھے اور اپنا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر کے اس فریضہ سے سبکدوش ہو چکے تھے۔ چنانچہ جس دن فوت ہوئے۔ اسی دن عشاء کے بعد بیت المبارک ربوہ میں جنازہ مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل لائی گئی۔

آپ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ بسلسلہ ملازمت بڑی بڑی جماعتوں میں رہے اور تمام جماعتوں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات سرانجام دیں۔ کراچی لاہور کوئٹہ' اٹک کوہاٹ اور راولپنڈی میں جماعتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ وفات سے قبل محلہ دارالصدر جنوبی کے سیکرٹری مال اور مجلس انصاراللہ کے آڈیٹر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اور وکالت مال میں اپنی ڈیوٹی برابر ادا کرتے رہے۔ جب تک بیماری نے نڈھال نہ کر دیا۔ اور صاحب فراش ہو گئے اس وقت تک تمام خدمات دینیہ سرانجام دیتے رہے۔

آپ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ عبادت بالالتزام ادا کرتے تھے۔ اور بہت دعائیں کرنے والے بزرگ انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور آپ کے تمام پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

جن دوستوں نے بذریعہ خطوط یا گھر پر تشریف لا کر ان کی تعزیت فرمائی ہے۔ اور دعائیں دی ہیں۔ میں ان سب کا اپنی طرف سے اور ان کے بچوں کی طرف سے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر دے۔ ہم سب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھ کر ممنون فرمائیں۔

بقیہ صفحہ ۳

بعد اندر دیوتا تمہارے چیدہ چیدہ لوگوں کو تباہ کر دے۔ (سام وید پارٹ دوئم کانڈ ۹ سوکت ۳ منتر ۹)

اے دب گھاس تو ہمارے مخالفوں کو جلا دے اور تباہ کر اور جس طرح تو پیدا ہوتے وقت تو زمین کو چیر کر باہر نکل آتا ہے ویسے ہی تو ہمارے مخالفوں کے سروں کو چیرتا ہوا اوپر کو نکل کر ان کو تباہ کر کے زمین پر گرا دے۔ (اتھروید کانڈ ۱۹ سوکت ۲۸ منتر ۴)

پھر ہندو دھرم میں یہ بھی تعلیم موجود ہے کہ غیر ویدک دھرمی لوگوں کے ساتھ بات چیت بھی نہ کرو۔ (گوتم دھرم سوترا ادھیائے ۵)

اور اگر کوئی ویدوں پر اعتراض کرے تو اسے ملک سے باہر نکال دو یعنی اسے حبس دوام کی سزا دو۔ (ہندو دھرم شاستر)

اس تعلیم کے پڑھنے سے کسی انسان کے دل میں ویدک دھرم کے متعلق محبت کے جذبات پیدا نہیں ہو سکتے اور نہ کوئی انسان ایسے مذہب کو اپنی نجات کا ضامن قرار دے سکتا ہے۔

یہی حال کنفیوشزم اور زرتشتی مذہب کا ہے۔ انہوں نے بھی کبھی ساری دنیا کو اپنا مخاطب نہیں سمجھا۔ اور نہ ساری دنیا کو تبلیغ کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ جس طرح ہندو مذہب کے مطابق ہندوستان خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کا ملک تھا۔ اسی طرح کیفیوزشزم کے مطابق صرف چین آسمانی بادشاہت کا مظہر تھا۔ اور زرتشتیوں کے نزدیک صرف ایران آسمانی بادشاہت کا مظہر تھا۔

غرض تمام مذاہب خدا تعالیٰ کو صرف اپنی اپنی قوم کا خدا قرار دے رہے تھے اور وہ خدا جس کی ربوبیت کے فیضان سے ساری دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے اس کی ربوبیت عالمین سے ایک رنگ میں انکار کر رہے تھے۔ پس ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وجود اپنے حقیقی حسن کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا۔ اور خدا تعالیٰ کو رب العالمین کی شکل میں ظاہر کیا جاتا۔ اور بتایا جاتا کہ تمہارا خدا کسی ایک قوم یا ملک کا خدا نہیں بلکہ ساری دنیا کا خدا ہے۔ اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ میں وہ خدا ہوں جو ہندوؤں' عیسائیوں' آریوں' دہریوں' ایرانیوں' اور یونانیوں سب کا خدا ہوں میں ہر ملک میں رہنے والوں کا خدا ہوں اور ہر زبان بولنے والوں کا خدا ہوں۔ میں گوروں کا بھی خدا ہوں اور کالوں کا بھی خدا ہوں۔ دنیا میں جس قدر اقوام ہیں سب کا خدا ہوں اور سارے ہی میرے بندے ہیں۔ اور میں نے سب کو بیدار اور ہوشیار کرنے کے لئے یہ کلام اتارا ہے۔ یہ تعلیم جو قرآن کریم نے پیش کی ہے۔ کتنی اچھی اور فطرت کے مطابق ہے۔ اس تعلیم کے پڑھنے سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے نہایت گہرے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں لیکن پہلی تعلیموں کو پڑھ کر دل میں نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ جب تک دنیا اکٹھی نہیں ہوئی تھی اور ایک ملک کے لوگ دوسرے ملک کے لوگوں سے مبرا تھے۔ اگر اس وقت ایسی تعلیم بھیجی جاتی تو تمام دنیا کے لئے ہوتی تو بہت سے ملک اس تعلیم سے محروم رہ جاتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف وقتوں میں مختلف تعلیمیں نازل کیں وہ تعلیمیں اپنے اپنے وقت میں کامل تھیں اور ان کے ذریعے مختلف قومیں ہدایت پاتی رہیں لیکن بعد میں جب کہ میل جول کے ذرائع وسیع ہو گئے اور رسل و سائل کے راستے کھل گئے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی تعلیم نازل فرمائی جو تمام دنیا کے لئے تھی اور تمام دنیا کی ضرورتوں کا علاج اس میں موجود تھا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۵

طرف سے قیام امن کے لئے کام کر رہے تھے انہیں اغوا کیا جا چکا ہے۔ انہیں بوسنیا کے مسلمانوں نے رہا کر دیا۔ لیکن ان کا وہ ٹرک جس پر اسلحہ لدا ہوا تھا وہ واپس نہیں کیا۔ جب بھی یہ کہا جاتا ہے کہ جنگ بندی ہو گئی ہے اس کے بعد لڑائی خاصی زور سے بھڑک اٹھتی ہے بوسنیا کے کروٹ لیڈر نے اور اسی طرح سربوں نے معاہدے کی کسی صورت میں بھی پابندی نہیں کی۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ کروٹس کو ہدایت یہ دی گئی ہے کہ وہ عام معاہدے کی پابندی کریں لیکن حقیقت میں کوئی دھڑا بھی پابندی کے لئے تیار نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

وقف عارضی کے متعلق

ضروری اعلان

○ تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک "وقف عارضی" کے لئے دو تا چھ ہفتے کی مدت مقرر ہے۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سے کم مدت کے وقف کی بھی اجازت مرحمت فرمائی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب جماعت اس اہم تحریک میں شامل ہو سکیں۔

ہر احمدی کو' خواہ وہ مرد ہو یا عورت' کوشش کرنی چاہئے کہ وہ سال میں کم از کم ایک بار ضرور اس مبارک تحریک میں شامل ہو اور خدمت دین سے حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
وقف عارضی

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم محمد ادریس صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر ضلع نواب شاہ سندھ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت "عقیلۃ الکریم" نام عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم عبد الحمید صاحب طاہر مربی سلسلہ نواب شاہ سندھ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸۔ نومبر کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت صہیب احمد نام عطا فرمایا ہے۔ بچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ ان بچگان کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری غلام نبی صاحب آف بہاولنگر مورخہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۹۳ء رات دس بجکر بیس منٹ پر بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ جماعت احمدیہ بہاولنگر میں تقریباً ۲۷ سال بحیثیت سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ خدمات دینیہ باحسن رنگ ادا کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کی عمر پچاسی برس تھی۔

آپ مکرم مظفر محمود احمد صاحب مربی سپین اور مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ پاکستان کے نانا تھے

مورخہ ۲۰۔ دسمبر کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اسی دن بعد عشاء بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم میر عبد الباسط صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

تلاش گمشدہ بیگ

○ زنانہ کپڑوں پر مشتمل ایک بیگ قادیان کے لئے روانہ ہوتے وقت لاہور کے اسٹیشن پر کسی خادم کو پکڑایا گیا۔ جو بعد میں مل نہیں سکا۔ جس کسی کو پتہ ہو وہ دفتر الفضل کو اطلاع دیں۔

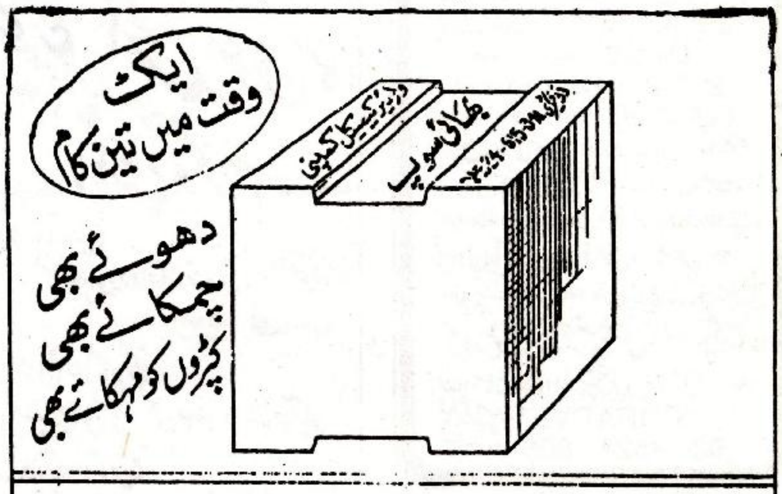

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR

وزن میں پورا ⊙ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔

اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں۔

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۴۱۷۶۴ - ۴۷۷۶۴ فیکس نمبر ۶۱۵-۳۴۰/۴۴۵۲۴

ماہر امراض بچگان کی آمد

○ "ماہر امراض بچگان مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب مورخہ ۲۷۔ جنوری بروز جمعرات کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لا رہے ہیں۔

ضرورت مند افراد سے درخواست ہے کہ وہ مکرم ڈاکٹر صاحب سے طبی مشورہ کے لئے ۲۵۔ جنوری سے قبل کسی روز صبح کے وقت ہسپتال تشریف لاکر شعبہ پرچی روم سے وقت حاصل کرلیں۔"

(ایڈمنسٹریٹر)

رپورٹ زیارت مرکز وفد واقفین نو ضلع سیالکوٹ

○ مورخہ ۹۳-۱۱-۱۹ کی شام ضلع سیالکوٹ کے واقفین نو کا ایک وفد ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں ۲۲۰ واقفین نو ۲۰۰ والدین اور ۳۰ دیگر بچے شامل تھے۔

پانچ بسوں اور ایک ویگن کے ذریعہ یہ وفد ربوہ پہنچا تو کالت وقف نو کی طرف سے ان کا استقبال کیا گیا۔

دار الضیافت میں مہمانوں کے لئے خوراک و رہائش کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا۔ جس کے لئے مکرم منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر دار الضیافت خصوصی شکریہ کے حقدار ہیں۔ وفد کو ربوہ کی سیر کروائی گئی۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور مکرم وکیل صاحب وقف نو سے ملاقات کروائی گئی۔ بچوں کا علمی و تربیتی جائزہ لیا گیا۔ بچوں میں بسکٹ اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

مکرم رفیق احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع سیالکوٹ کی قیادت میں یہ وفد ربوہ کی زیارت کرکے ۹۳-۱۱-۲۰ کی دوپہر واپس سیالکوٹ روانہ ہو گیا۔ اس وفد کے لئے انتظام وانصرام میں مکرم مبارک احمد صاحب قمر مربی سلسلہ، مکرم محمود احمد صاحب باجوہ اور مکرم امان اللہ صاحب امجد نے تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

تبدیلی ٹیلیفون نمبر

○ محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ
پرانا 574 نیا 212331

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۴

ربوہ پہنچا مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب کے مکان واقع ناصر آباد میں رات نو بجے ان کا جنازہ پڑھا گیا اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم پروفیسر چوہدری سلطان اکبر صاحب نے دعا کروائی۔

مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب کی بیوہ کے علاوہ چھوٹے چھوٹے پانچ بچے ہیں بڑی بچی ابھی چھٹی جماعت میں پڑھتی ہے غمزدہ باپ مکرم چوہدری عبد الرحمان صاحب کو اس بڑھاپے میں اپنے تین جوان سال بیٹوں اور پھر ایک نواسی کی وفات کا صدمہ برداشت کرنا پڑا ہے۔

اور اب اکرم صاحب کی وفات نے بوڑھے باپ کو مزید محزون کر دیا ہے۔ یہ خاندان احباب جماعت کی دعاؤں کا بے حد مستحق ہے دوستوں سے اکرم صاحب کی بلندی درجات۔ بچوں کی کفالت اور غمزدہ خاندان کی ڈھارس کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۳

کی طرح گڑھ گئی ہے کہ آپ سچے ہیں۔ اس لئے مجھے اب اور کسی دلیل کی ضرورت ہی نہیں جو آپ کہیں گے میں ٹھیک سمجھوں گا اور ٹھیک کہوں گا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی وفا کے ساتھ جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلق میں نہ صرف قائم رہے بلکہ بڑھتے چلے جارہے ہیں اور اپنے ماحول میں بھی ارد گرد (-) دعوت الی اللہ کرتے ہیں تو طریق کار کا صحیح ہونا بہت ہی اہم ہے اور طلب پیدا کرنے سے پہلے دعوت دنیا ظلم کے مترادف ہے۔ ایسی زمین میں بیج پھینکنے کے مترادف ہے جو پتھریلی ہو جسے نرم نہ کیا گیا ہو۔ جس پر محنت نہ کی گئی ہو جس میں نمی موجود نہ ہو۔

(از خطبہ ۲۰۔ اپریل ۱۹۹۲ء)

خبریں

ربوہ: یکم جنوری۔ خشک سردی جاری ہے ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۷ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۱۹ درجے سنٹی گریڈ

○ کشمیر کے تنازعہ پر پاک بھارت مذاکرات ۲۔جنوری سے اسلام آباد میں شروع ہو رہے ہیں۔ کشمیر کے مسئلے پر دونوں ممالک کے درمیان ۱۶ ماہ کے وقفے کے بعد مذاکرات کا یہ ساتواں راؤنڈ ہوگا۔ بھارتی سیکرٹری خارجہ جے این ڈکشٹ اور پاکستان کی طرف سے سیکرٹری خارجہ مسٹر شہریار خان مذاکرات میں شرکت کریں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ مذاکرات تین دن جاری رہیں گے۔

○ پاکستان نے مذاکرات میں کشمیریوں کو شریک کرنے کا مطالبہ تسلیم کر لیا ہے۔ ایسا اس وقت کیا جائے گا جبکہ یہ سربراہی سطح پر یا سیاسی سطح پر ہونگے۔ موجودہ مذاکرات میں شرکت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان کے نتیجہ خیز یا مقصد ہونے کا امکان نہیں ہے۔

○ بھارت کے ساتھ فوجی تصادم میں ۶ مجاہدین شہید اور تین بھارتی فوجی مارے گئے۔ دو خواتین زخمی ہو گئیں۔ فوج نے خانہ تلاشیوں کے دوران متعدد گھروں سے قیمتی سامان لوٹ لیا۔

○ پاکستان کے سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف نے جو بوسنیا کے دورے پر ہیں مطالبہ کیا ہے کہ بوسنیا پر عائد ہتھیاروں کی پابندی فوری طور پر ختم ہونی چاہئے۔ ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ عالمی برادری بوسنیا کو نظر انداز کر رہی ہے۔ نواز شریف کے دورہ بوسنیا کو اخبارات نے نمایاں کوریج دی۔ فوجی مبصرین کے مشن کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں بھی نواز شریف نے شرکت کی۔ راکٹوں اور توپوں کی گھن گرج میں نواز شریف نے بوسنیا کے صدر سے ملاقات کی۔ نواز شریف کے قافلہ کی حفاظت اقوام متحدہ کا بکتر بند دستہ کرتا رہا۔ بوسنیائی حکومت نے مکمل پروٹوکول دیا۔ صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے کہا کہ بوسنیائی عوام آپ کی محبت کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

○ امریکہ میں سابق سفیر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ امریکہ نے کہا تھا کہ نواز شریف جماعت اسلامی کے ذریعے کشمیر میں مداخلت کر رہا ہے۔ امریکہ من پسند حکومت لانے کے لئے شفاف الیکشن کرواتا ہے۔

○ امریکہ اور روس کے اتحادی ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری سے باز نہ آنے والے اسلامی ممالک کے خلاف فوجی کارروائی کریں گے۔ ۱۹۹۴ء میں اسلامی دنیا میں ایٹمی عدم پھیلاؤ کی پالیسی پر سختی سے عمل در آمد کیا جائے گا امریکہ نے اسلامی ممالک کی ایٹمی جاسوسی سخت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ممتاز برطانوی جریدے اکانومسٹ نے یہ تبصرے کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس وقت اسلامی دنیا میں ایٹمی ہتھیار رکھنے والا واحد ملک پاکستان ہے جبکہ ایران اور عراق اس کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ۸ ویں ترمیم کی اسلامی شقیں برقرار رہیں گی۔ صدر کا اسمبلی توڑنے کا اختیار ختم ہونا چاہئے۔ تمام بڑی پارٹیوں میں صدر کے اسمبلی توڑنے کے اختیار پر اتفاق رائے ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کشمیریوں کو ان کا حق دلانے کے لئے ہر فورم استعمال کریں گے۔ توقع ہے کہ پاکستان کے فوجی دستے جلد بوسنیا بھیج دیئے جائیں گے۔ یہ باتیں انہوں نے اکوڑہ خٹک میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ ۲۔ جنوری کو شروع ہونے والے پاک بھارت مذاکرات تعمیری عمل کا آغاز ہیں۔ فریقین کی آپس میں بات چیت سے کشیدگی دور کرنے میں مدد ملے گی۔ مذاکرات کے ناکام ہونے یا بے مقصد رہنے کی بات محض قیاس آرائی ہے۔ کوئی نتیجہ نہ بھی نکلے تو پھر بھی یہ ایک اچھا آغاز ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کشمیر کے مذاکرات کے متعلق پر امید نہیں ہوں۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے نواز شریف کی برطرفی کی مخالفت کی تھی ہم نے اس نقطہ نظر کی حمایت کی تھی جس کا مقصد ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرانا تھا۔ لیکن نواز شریف نے غیر لچکدار رویہ اپنایا تھا۔

○ ۲۹ سٹیل ملوں کے مالکان کو نادہند قرار دیئے جانے کے بعد ان کی جائیداد کی فروخت پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

○ یلو کیب اور ٹرانسپورٹ سکیم کے نادہندگان کے خلاف بھی کارروائی کا فیصلہ کر لیا گیا ہے حکومت نے ۱۵۔ جنوری تک واجبات ادا کرنے کا نوٹس دے دیا ہے۔ یہ تاریخ گذرنے کے بعد گاڑیاں ضبط کر لی جائیں گی۔ گارنٹی دینے والوں سے بھی رقوم لینے کے لئے کارروائی ہوگی۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ میں بھٹو کے مزار پر "بوٹوں" کی دھمک برداشت نہیں کروں گی۔ ایک خفیہ ایجنسی نے ۵۔ جنوری کو گڑھی خدا بخش کے قریب تخریب کاری کا بڑا منصوبہ تیار کر لیا ہے فوج کو ہمارے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ منصوبے کا مقصد فوج کی غیر جانبداری کو متاثر کرنا ہے۔ ہمارے خاندانی قبرستان میں ہماری مرضی کے بغیر کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔

○ لاہور سٹاک ایکسچینج کے انتخابات سیٹھ عابد گروپ نے جیت لئے ہیں۔ شہباز شریف گروپ کو کوئی نمائندگی نہیں مل سکی۔

○ سینٹ نے پاک بھارت مذاکرات میں کشمیری رہنماؤں کو شامل کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ نئے گورنروں کے تقرر کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

○ بھارتی سیکرٹری خارجہ کی آمد پر مظاہروں کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ راولپنڈی اور اسلام آباد میں حکومت نے بھی سخت حفاظتی اقدامات کئے ہیں۔

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمند وں کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبد الحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام

• ۵ تا ۹ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد ٹیلیفون ایکسچینج اقصیٰ چوک ربوہ فون: ۹۰۶

• ۱۰ تا ۱۲ تاریخ
سیکٹر آئی ٹین گلی ۳۲ اسلام آباد

• ۱۵ تا ۱۶ تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ

• ۱۸ تا ۲۳ تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی فون: ۵۴۸۱۶۹

• ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد برانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۰۵۶۴

باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے
گوجرانوالہ فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

○ مسلم لیگ جونیجو گروپ نے دعویٰ کیا ہے کہ نواز گروپ کے ۱۷۔ اراکین اسمبلی نے ہمیں تعاون کا یقین دلایا ہے۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں
سال نو کی مبارک باد
اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت خاص میں رکھے
محمود جیولرز
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون۔ دوکان 212381 گھر 212382

ھو الشافی
پینز کیوریٹو سمیل
Pains Curative Smell
سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے دردوں کے فوری علاج کیلئے
حسب ضرورت سونگھیں۔
(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل
Digest Curative Smell
اور درد دل کیلئے ہارٹ کیوریٹو سمیل
Heart Curative Smell
زیادہ مفید ہیں۔)
قیمت: وی پی سیل 20.00 روپے، درجن کی سات کیوریٹو سمیلز خوبصورت پریس میں 150.00 روپے، علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے
بیرون پاکستان: وی پی سیل ڈالر $5
مکمل پریس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے ملیحدہ)
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون: سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606
ٹیلیگرام: "CURATIVE"
ٹیکس: 92 4524 606

پتہ

حبوب مفید اٹھرا ۲۰ گرام ۴۰/- ، ۶۰ گرام ۹۰/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے
زوجام عشق خاص ۶۰/- روپے
روشن کاجل ۵/- روپے
تریاق معدہ ۱۲/- روپے، ۲۴/- روپے
دوا اور تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ ، ۲۱۲۴۳۴